🌸شیعہ سنی مناظرہ🌸

🔴 سنی مناظر: علی معاویہ صاحب
🔵 شیعہ مناظر: سید حیدری صاحب

🔺 ایک اہم موضوع "خلافت اور امامت" پر واٹس آپ گروپ **"شیعہ سنی مناظرہ گروپ"** میں دوستانہ ماحول میں ایک مناظرہ منعقد کیا گیا۔ یہ مناظرہ ایک ہی دن اور ایک ہی نشست میں پایہ تکمیل تک پہنچ گیا۔

🔻 اگرچہ مناظرہ وائس میسیجز کے ذریعے ہوا لیکن موضوع کی اہمیت مدنظر رکھتے ہوئے دونوں مناظرین کی گفتگو کے اہم نکات اور دلائل ٹیکسٹ کی صورت میں بمعہ تصویری عکس پیش خدمت ہیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ دوست مستفیض ہوسکیں۔

🔻 یاد رہے کہ مناظرہ لفظ بہ لفظ تحریر نہیں کیا گیا بلکہ مناظرین کی وائس کلپس سن کر ان کے مؤقف کو مناسب الفاظ میں پیش کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ ان کے مؤقف پر مختصر تبصرہ اور کچھ اہم حقائق بھی پیش کردئے گئے ہیں۔

🔻 حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ مناظرین کے حوالے سے کوئی بات اپنی طرف سے شامل نہ ہو بلکہ وہی معنی و مفہوم قارئین تک پہنچ جائے جو مناظر بیان کر رہا ہے۔

شیعہ سنی
مناظرہ

شیعہ سنی مناظرہ گروپ

📣 موضوع: "خلافت و امامت"

مناظرہ اس طرح شروع ہوا کہ پہلے شیعہ مناظر سید حیدری صاحب کی اجازت سے سنی مناظر علی معاویہ بھائی نے خلافت کے موضوع پر اپنا دعوی پیش کیا۔

🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺
👈 سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل نہیں ہیں۔
🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻

♦️ اس دعوی کے بعد فریق مخالف یعنی سید حیدری صاحب کو چاہئے تھا کہ

✳️ علی معاویہ بھائی سے اس دعوی پر دلیل مانگتے اور پھر اس دلیل کا رد پیش کر کے اپنے مؤقف کو درست ثابت کرتے اور سرخرو ہوتے۔

✳️ لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ انہوں نے اپنے شروعاتی وائس میسیج میں یہ مؤقف اختیار کیا کہ

🔵 پہلے ہمیں یہ دیکھنا پڑیگا کہ خلافت اور امامت دین میں ہے بھی یا نہیں ہے۔

🔴 علی معاویہ بھائی نے جواباً فرمایا کہ

👈 آپ نے مجھے اختیار دیا کہ موضوع کا انتخاب کروں ، میں نے "خلافت" منتخب کیا ہے اور اسی موضوع پر دعوی بھی پیش کیا ہے۔

✳️ عام طور پر موضوع منتخب کر کے ایک فریق دعوی پیش کرکے اس پر دلیل پیش کرتا ہے۔

✳️ لیکن جناب سید حیدری صاحب نے علی معاویہ بھائی کو یہ اختیار دینے کے باوجود ، دعوی پیش ہوجانے کے بعد اس پر بات نہ کی بلکہ "خلافت اور امامت" پر بحث کرنے کی کوشش کی، جو کہ مناسب عمل نہیں تھا۔

✳️ اگر حیدری صاحب کو اپنی پسند کے مطابق بات کرنی تھی تو علی معاویہ بھائی کو روک کر پہلے اپنا دعوی پیش کر سکتے تھے، شروعات میں انہیں یہ حق حاصل تھا ، اور پھر باقی مناظرہ ان کے دعوی کی روشنی میں کیا جاتا، لیکن ایسا نہ ہوا۔

🔵 شیعہ مناظر سید حیدری صاحب نے اقرار کیا کہ

👈 جی بالکل میں نے آپ کو اختیار دیا کہ موضوع کا انتخاب کریں اور آپ نے خلافت منتخب کیا، اس لئے اب "خلافت" پر بحث ہونی چاہئے۔ تاکہ ہم یہ جان سکیں کہ اللہ عزوجل نے پیغمبر کے بعد خلافت کا نظام متعین کیا ہے یا نہیں۔ ہمارہ اختلاف بھی اسی نکتے پر ہے۔

✳️ سید حیدری صاحب کو شاید معلوم نہیں تھا کہ مناظرہ براہ راست کسی موضوع پر نہیں کیا جاتا ، کیونکہ ہر موضوع کے کئی رخ ہوتے ہیں۔

✳️ مناظرہ ہمیشہ موضوع کے پسمنظر میں پیش کئے گئے کسی ایک دعوی پر کیا جاتا ہے۔

✳️ مناظرہ کے مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شیعہ مناظر نے دعوی پر گفتگو کرنے کے بجائے خلافت کے موضوع پر ہی اصرار کرتے رہے۔

✳️ دوسری اہم بات شیعہ مناظر نے "بعد از پیغمبر خلافت" کے نظام پر فرمائی ہے۔ یہ نکتہ بھی علی معاویہ بھائی کی دعوی پر تفصیلی بحث کرنے سے واضح ہوسکتا تھا ، لیکن حیدری صاحب نے اس دعوی پر توجہ نہیں کی۔

🔴 علی معاویہ بھائی نے سید حیدری صاحب کو باور کرایا کہ

👈 دنیا کا مکمل نظام اللہ عزوجل کی مرضی و منشاء کے مطابق ہی چل رہا ہے ، ظاہر ہے بعد از پیغمبر "خلافت" بھی مشیت الٰہی کی مرہون منت ہے۔ اس لئے یہ نکتہ شیعہ و سنی دونوں کے نزدیک اختلافی نہیں ہے ، دونوں فریقین کے نزدیک خلافت اور خلفاء کا انتخاب اللہ عزوجل کی مرضی سے ہوا ہے۔ اصل اختلاف اس پر ہے کہ وہ خلفاء آخر کون ہیں۔۔؟

✳️ علی معاویہ بھائی نے کوشش کی کہ حیدری صاحب کو پیش کئے گئے اصل دعوی پر گفتگو کرنے پر آمادہ کریں کیونکہ دونوں فریقین کے مابین اصل وجہ اختلاف بھی یہی ہے۔

🔵 حیدری صاحب نے جواباً فرمایا کہ

👈 اگر دنیا کے سب کام اللہ کی مرضی سے ہو رہے ہیں تو مطلب فرعون، نمرود سے لیکر آج تک یعنی نیتن یاہو اور ٹرمپ وغیرہ بھی اللہ کی مرضی سے منتخب ہوئے ہیں؟

👈 اگر سب اللہ کی مرضی سے ہو رہا ہے تو پھر حضرت ابوبکر کے لئے قرآن و صحیح احادیث سے کوئی صریح دلیل پیش کریں۔

👈 اس طرح تو ہر ظالم حکمران یہ کہہ سکتا ہے کہ میری اطاعت کرو کیونکہ میں اللہ کی طرف سے ہوں۔ پھر تو نواز شریف اور زرداری بھی یہ کہہ سکتے ہیں۔

✳️ بحث اس موڑ پر اصل موضوع سے ہٹ کر قضاوقدر کی طرف مڑ گئی تھی۔

✳️ بیشک دنیا کے ہر اچھے اور برے کام میں اللہ عزوجل کی کوئی نہ کوئی حکمت ضرور شامل ہوتی ہے۔ ظالم حکمران بھی اللہ کی رضا سے حکمران بنتا ہے، اللہ عزوجل ظالم حکمران مسلط کر کے بھی قوموں کو آزماتا ہے۔

✳️ بیشک یہ حقیقت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل ہیں، نبی کریم کے بعد تمام صحابہ کرام نے متفقہ طور پر انہیں خلیفہ رسول تسلیم کیا اور ان کی بیعت عام کی گئی۔

🔴 علی معاویہ بھائی نے جواباً عرض کیا کہ

👈 آپ ذرا اپنے نظریے کی وضاحت فرمائیں کہ فرعون اور نمرود وغیرہ اللہ عزوجل کی مرضی کے بغیر حکمران بن گئے تھے یا اللہ کی مرضی سے ؟

👈 آپ حضرت ابوبکر کے خلیفہ بلافصل کی تائید میں قرآن و صحیح احادیث سے نام کے ساتھ دلیل مانگ رہے ہیں، یعنی آپ کے اصول کے مطابق خلیفہ بلافصل اس کو تسلیم کیا جائے گا جس کا نام قرآن و صحیح احادیث میں موجود ہوگا، یعنی آپ انہی خلفاء کو تسلیم کرتے ہیں جن کے نام اللہ عزوجل نے قرآن میں یا نبی کریم نے احادیث میں بیان کئے ہیں، اگر واقعی یہ سچ ہے تو آپ ذرا ان خلفاء کے نام ثابت کردیں۔

✳️ قرآن و صحیح احادیث کے مطابق اللہ عزوجل کا وعدہ تھا کہ صحابہ کرام کو زمین پر حکومت دیکر دین اسلام کو غالب کریگا۔ اس وعدہ کی تکمیل خلفائے راشدہ کے دور میں کردی گئی۔

✳️ اگر بالفرض قرآن و صحیح احادیث میں حضرت علی خلیفہ بلافصل منتخب کئے گئے تھے تو اس کی دلیل شیعہ پر لازم ہے ، اور علی معاویہ بھائی نے اپنی دعوی میں یہی نکتہ بیان کیا تھا۔

🔴 علی معاویہ بھائی نے مزید فرمایا کہ

👈 قرآن یا احادیث میں کہاں پر لکھا ہے کہ نبی کریم کے بعد حضرت علی خلیفہ بلافصل ہوں گے، اس کے بعد حضرت حسن ہوں گے ، پھر حضرت حسین ہوں گے اور اس طرح بارہ امام یعنی حضرت مہدی تک سب کے نام ثابت کر کے دکھائیں۔

👈 آپ کا یہ اصول ہی غلط ہے کہ خلیفہ منصوص من اللہ ہوتا ہے اور اس کا نام قرآن و احادیث میں ضرور ہونا چاہئے۔

✳️ علی معاویہ بھائی نے بہترین انداز سے سید حیدری صاحب پر گرفت مضبوط کی ، اس موقعہ پر شیعہ مناظر حضرت ابوبکر کی خلافت پر دلیل مانگ کر خود پھنس گئے کہ اگر خلیفہ کے لئے نام کے ساتھ کسی صریح دلیل کا ہونا ضروری ہے تو حضرت علی کا خلیفہ بلافصل ہونا ضرور قرآن و احادیث میں موجود ہوگا۔ اگر یہ حقیقت ہوتا تو وہ فوراً دلیل پیش کردیتے!

🔵 سید حیدری صاحب نے فرمایا کہ

👈 آپ اصل موضوع سے ہٹ کر اللہ کی مشیت و قدرت کے موضوع پر چلے گئے ہیں۔ ہم تو اللہ کو قادر و مطلق مانتے ہیں، اس موضوع پر بات کرنے کی بجائے آپ اس نکتے پر بات کریں کہ خلافت کا اللہ نے قرآن میں تذکرہ کیا ہے یا نہیں کیا ہے؟

👈 ٹرمپ یا یزید نے جو کام کئے ہیں یا بنی عباس اور بنی امیہ کے دور میں جو کام ہوئے ہیں کیا اللہ بھی وہی چاہتا تھا؟

👈 کربلا میں نواسہ رسول کو شہید کیا گیا تو کیا اس میں بھی اللہ کی مرضی شامل تھی؟

👈 بیشک اللہ نے انسانوں کو اچھے اور برے کاموں کا اختیار دیا ہے ، یہ مشیت اور قدرت کا موضوع ہے ، اس پر بات کرنا نہیں چاہتا۔

✳️ مناظرہ اصل موضوع سے ہٹ گیا تھا اور قضاوقدر پر بحث شروع ہوگئی تھی۔ بیشک خیر و شر اللہ کی طرف سے ہیں۔

✳️ زمین پر خلافت کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے ، لیکن بحث اس نکتے پر ہورہی ہے کہ نبی کریم کے بعد خلافت کا حق کسے حاصل تھا؟ کیا نام کے ساتھ خلفاء کو مخصوص کیا گیا تھا یا امت کی صوابدید پر یہ منصب چھوڑ دیا گیا تھا؟

✳️ سید حیدری صاحب کو اس نکتے پر دلائل مانگنے اور دینے چاہئے تھے۔

🔴 علی معاویہ بھائی نے جواباً فرمایا

👈 بیشک خلافت کا ذکر قرآن میں ہے، لیکن کیا خلیفہ منصوص ہونے کے لئے قرآن میں نام ہونا ضروری ہے؟

👈 دنیا میں اتنے سارے حکمران موجود ہیں ، اگر ان کے نام قرآن میں نہیں تو کیا وہ منصوص من اللہ نہیں ہیں؟ کیا وہ اللہ کی مرضی کے بغیر خلیفہ بن گئے تھے؟ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

🔴 علی معاویہ بھائی نے حیدری بھائی پر مضبوط گرفت کو برقرار رکھتے ہوئے فرمایا کہ

👈 خلیفہ منصوص من اللہ ہوتے ہیں ، لیکن ان کا نام صراحت سے قرآن و احادیث میں موجود ہونا ضروری نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو بارہ اماموں کے نام قرآن و احادیث میں ضرور موجود ہوتے۔

🔵 سید حیدری بھائی نے فرمایا کہ

👈 اگر خلیفہ منصوص نہیں ہے یعنی قرآن و احادیث میں اس کا نام بیان نہیں کیا گیا تو پھر اس خلیفہ کی اطاعت ہم ہر واجب نہیں ہے۔

👈 قیامت کے دن ہم اللہ کو یہی کہیں گے کہ اے پروردگار کیونکہ آپ نے اور نبی نے ہمیں نہیں بتایا تھا تو پھر کیسے اس کی اطاعت کی جاتی ، یہ تو غیر معصوم ہے ، غلطیاں کرتا تھا۔

👈 میں ببانگ دھل کہتا ہوں کہ اگر اللہ نے اور نبی نے ان خلفاء کے نام نہیں لئے ہیں تو پھر یہ اللہ کی طرف سے نہیں ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ وہ خلیفہ بن گئے ہیں ، اس طرح تو بہت سے لوگ حکمران بن جاتے ہیں۔ الیکشن میں دھاندلیاں کروا کر پیپلز پارٹی بھی حکومت بنا لیتی ہے۔

👈 اس طرح تو پھر امام خمینی کا انقلاب بھی آپ کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ اللہ کی مرضی سے ہوا تھا۔

✳️ شیعہ مناظر سید حیدری صاحب نے اس جواب سے ایک بار پھر خود کو پھنسا لیا۔ انہوں نے ایک اصول بیان کیا کہ خلفاء اس وقت منصوص من اللہ ہوتے ہیں جب قرآن میں اور نبی کریم کے اقوال میں ان کے واضح نام موجود ہوں۔

✳️ اس کا مطلب یہ ہوا کہ شیعہ کے بارہ امام جو ان کے نزدیک منصوص من اللہ ہیں ان کے نام اللہ اور نبی کریم نے نام کے ساتھ ضرور بیان فرمادئے ہوں گے۔

✳️ اگر واقعی یہ سچ ہوتا تو شیعہ مناظر اصل دعوی پر بحث کرتے ہوئے حضرت علی کو بلاتامل خلیفہ بلافصل ثابت کر چکے ہوتے۔

✳️ بارہ خلفاء کو نام کے ساتھ قرآن و احادیث سے ثابت کرنے کے بجائے علی معاویہ بھائی نے تو اپنے دعوی میں صرف حضرت علی کو خلیفہ بلافصل ثابت کرنے پر زور دیا تھا۔

✳️ سید حیدری صاحب خود ہی اصل دعوی پر گفتگو کرنے سے ہٹ گئے اور بار بار خلافت پر بات کرتے ہوئے خود کو مشکل میں ڈالتے رہے۔

🔴 علی معاویہ بھائی نے فرمایا

👈 آپ کے نزدیک ناموں کے ساتھ خلفاء کا تذکرہ قرآن اور احادیث میں موجود ہونا ضروری ہے ، اس کے بعد ان کی اطاعت تسلیم کی جائے گی۔

👈 اگر واقعی ایسا ہے تو آپ اپنے بارہ اماموں کو حضرت علی سے لیکر حضرت مہدی تک نام کے ساتھ قرآن و احادیث سے ثابت کر کے دکھائیں۔

✳️ الحمدللہ۔۔ علی معاویہ بھائی نے سید حیدری صاحب کو ان کی ہی باتوں پر اعتراضات وارد کرتے ہوئے اتنا مجبور کردیا کہ وہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوگئے۔ جس کا اظہار آگے ظاہر ہونا شروع ہوگیا۔

🔵 حیدری بھائی کی بوکھلاہٹ بھرا جواب

👈 آپ نے فرمایا کہ میں بارہ اماموں کو نام کے ساتھ قرآن و احادیث سے ثابت کروں ، یہ میں سب ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں ، اور انشاءاللہ میں بھاگوں گا نہیں۔

👈 لیکن پہلے آپ تسلیم کریں کہ حضرت ابوبکر، حضرت عثمان اور حضرت عمر کی خلافت کے متعلق قرآن و احادیث میں کوئی تذکرہ موجود نہیں ہے۔

✳️ اہل سنت کا مؤقف ہے کہ قرآن و صحیح احادیث میں کسی بھی مخصوص صحابی کے لئے نام کے ساتھ خلیفہ بننے کا ذکر موجود نہیں ہے۔

✳️ حیدری صاحب نے جلد بازی میں سوچا کہ شاید علی معاویہ بھائی اس بات پر پریشان ہوجائیں گے کہ کیا جواب دیا جائے، لیکن یہ مؤقف تو عالم آشکار ہے۔

🔴 علی معاویہ بھائی کا جواب

👈 آپ نے دعوی کیا ہے کہ بارہ اماموں کے نام قرآن و احادیث سے ثابت کریں گے، چلیں آپ کو چانس دیتا ہوں ، آپ ذرا ثابت کر کے دکھائیں۔

👈 باقی اہل سنت کے نزدیک قرآن و احادیث میں کسی بھی صحابی کے لئے واضح طور پر خلافت کا تذکرہ نہیں کیا گیا ، لیکن اشارتاً ذکر ضرور آیا ہے۔

✳️ ایک لحاظ سے سید حیدری صاحب کو موقعہ فراہم کیا گیا کہ وہ خود کو حق پر ثابت کر کے دکھائیں۔

✳️ اگر مناظرہ شروع سے ہی اصل دعوی پر کیا جاتا جو علی معاویہ بھائی نے پیش کیا تھا تو اتنا وقت ضایع نہ ہوتا۔

✳️ شیعہ مناظر سید حیدری صاحب اصل نکتے پر بات کرنے سے کتراتے رہے ۔ لیکن بلآخر وہ مجبور کردئے گئے کہ اپنے دلائل پیش کریں۔

🔵 سید حیدری صاحب کا اقرار کہ علی معاویہ بھائی نے بالآخر انہیں مجبور کردیا کہ اصل دعوی پر بات شروع کی جاسکے۔

👈 آپ آخر اس نکتے پر آگئے۔ میں تو چاہتا تھا کہ پہلے خلافت زیربحث لائی جائے تاکہ معلوم ہوسکے کہ خلافت کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی اہمیت ہے۔

👈 اور کیا یہ ممکن ہے کہ اتنی اہمیت کے باوجود قرآن اور احادیث میں خلیفہ معین نہ ہو اور نبی کریم اپنے وصی کا اعلان نہ کریں۔

👈 بحرحال آپ ان سب پر بحث کئے بغیر بات کو اس نکتے پر لے آئے ہیں، کچھ مشکل نہیں ، میں آپ کو خلافت کی اہمیت پر بات کئے بغیر بھی بتا دیتا ہوں کہ نبی کریم نے اپنے خلیفہ کو بیان کیا ہے۔

👈 میں آپ کو سات ، آٹھ حوالے سینڈ کر رہا ہوں۔آپ ان حوالوں کو رد کریں کہ وہ حوالے آپ کی کتب میں نہیں ہیں یا پھر اگر ضعیف ہیں تو ان کی ضعف نکال کر مجھے بتائیں۔

👈 ان حوالوں کے مطابق نبی کریم نے دعوت ذوالعشیرہ کے وقت واضح الفاظ میں فرمایا تھا کہ اس وقت جو میری دعوت پر لبیک کریگا وہ میرے بعد میرا وصی، جانشین اور خلیفہ ہوگا۔

اس وقت حضرت علی نے اٹھ کر کہا کہ یا رسول اللہ میں تیری ہر آواز پر لبیک کہتا ہوں۔اس پر رسول اللہ نے فرمایا تو میرا وزیر ہے، تو میر ا وصی ہے تو میرا جانشین ہے۔تو میرا خلیفہ ہے۔ اس کے بعد کفارومشرکین مکہ نے حضرت ابو طالب پر طنز کیا کہ اب تم پر تمہارے بیٹے کی اطاعت واجب ہے اس کی سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

میں آپ کو حوالے سینڈ کرتا ہوں۔

مُسْنَدُ الإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

أَشْرَفَ عَلَى تَحْقِيقِهِ
الشَّيْخ شُعَيْب الأَرْنَؤُوط

حَقَّقَ هَذَا الجُزْء وَخَرَّجَ أَحَادِيثَه وَعَلَّقَ عَلَيْه
شُعَيْب الأَرْنَؤُوط عَادِل مُرْشِد

الجُزْءُ الثَّانِي

مؤسسة الرسالة

عن علي، قال: بعثه النبيُّ ﷺ إلى المدينة، فأمره أن يُسَوِّيَ القُبور(١).

٨٨٢ - حدثنا أسود بن عامر، حدثنا شريك، عن سماك، عن حَنَش

عن علي، قال: بعثني رسولُ الله ﷺ إلى اليمن، قال: فقلتُ: يا رسولَ الله، تبعثُني إلى قوم أسنَّ مني، وأنا حَدَثٌ لا أُبصِرُ القضاء؟ قال: فوَضَعَ يده على صدري وقال: «اللهمَّ ثَبِّتْ لِسانَهُ، واهْدِ قلبَه، يا عليُّ، إذا جلَسَ إليكَ الخَصْمانِ فلا تَقْضِ بينهما حتى تَسْمَعَ من الآخر كما سمعتَ من الأول، فإنك إذا فعلْتَ ذلك تَبيَّنَ لك القضاءُ»، قال: فما اختلَفَ عليَّ قضاءٌ بعدُ، أو ما أشكلَ عليَّ قضاءٌ بعدُ(٢).

٨٨٣ - حدثنا أسود بن عامر، حدثنا شريك، عن الأعمش، عن المِنهال، عن عَبَّاد بن عبد الله الأسدي

عن علي قال: لما نَزَلَت هذه الآية: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤]، قال: جمعَ النبيُّ ﷺ من أهلِ بيته، فاجتمع ثلاثونَ، فأكلوا وشرِبُوا، قال: فقال لهم: «مَنْ يَضْمَنُ عني دَيْني ومَواعِيدي، ويكونُ معي في الجنَّة، ويكونُ خليفتي في أهلي؟» فقال رجل - لم يسمِّه شريك -: يا رسول الله، أنتَ كنتَ بَحراً، من يقوم بهذا؟! قال: ثم قال لآخر، قال: فعرضَ ذلك على أهلِ بيتِه، فقال علي: أنا(٣).

(١) حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف لجهالة أبي محمد الهذلي الراوي عن علي، وله طريق آخر صحيح عن علي قد تقدم برقم (٧٤١). وانظر (٦٥٧).

(٢) حسن لغيره، شريك وحنش قد توبعا، انظر ما تقدم برقم (٦٩٠).

(٣) إسناده ضعيف لضعف شريك بن عبدالله النخعي وعباد بن عبدالله الأسدي.

ذخائر العرب
٣٠

تاريخ الطبري

تاريخ الرسل والملوك

لأبي جعفر محمد بن جرير الطبري
٢٢٤ - ٣١٠ هـ

الجزء الثاني

تحقيق
محمد أبو الفضل إبراهيم

الطبعة الثانية

دار المعارف بمصر

بأفضل مما قد جئتكم به ؛ إني قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة ، وقد أمرني الله تعالى أن أدعوكم إليه ، فأيكم يؤازرني على هذا الأمر على أن يكون أخي ووصيي وخليفتي فيكم ؟ قال : فأحجم القومُ عنها جميعاً ، وقلت : وإني لأحدثهم سناً ، وأرمصهم[1] عيناً ، وأعظمهم بطناً ، وأحمشهم ساقاً[2] ، أنا يا نبيّ الله ، أكون وزيرك عليه . فأخذ برقبتي ، ثم قال : إن هذا أخي ووصيّ وخليفتي فيكم ، فاسمعوا له وأطيعوا . قال : فقام القوم يضحكون ، ويقولون ١١٧٢/١
لأبي طالب : قد أمرك أن تسمع لابنك وتطيع[3] .

حدثني زكرياء بن يحيى الضرير ، قال : حدثنا عفان بن مسلم ، قال : حدثنا أبو عوانة ، عن عثمان بن المغيرة ، عن أبي صادق ، عن ربيعة بن ناجد ، أنّ رجلاً قال لعليّ عليه السلام : يا أمير المؤمنين ، بمَ ورثت ابنَ عمك دون عمك ؟ فقال عليّ : هاؤم ! ثلاث مرات ، حتى اشرأبّ الناس ، ونشروا آذانهم ، ثم قال : جمَع رسول الله صلى الله عليه وسلم - أو دعا رسول الله - بني عبد المطلب منهم رهطه ، كلّهم يأكل الجذَعة ويشرب الفرَق[4] ، قال : فصنع لهم مُدّاً من طعام ، فأكلوا حتى شبعوا وبقي الطعام كما هو ، كأنه لم يمسّ . قال : ثم دعا بغُمَر[5] فشربوا حتى رَوُوا وبقي الشراب كأنه لم يمسّ ولم يشربوا . قال : ثم قال : يا بني عبد المطلب ، إني بُعثتُ إليكم بخاصة وإلى الناس بعامة ، وقد رأيتم من هذا الأمر ما قد رأيتم ، فأيكم يبايعني على أن يكون أخي وصاحبي ووارثي ؟ فلم يقم إليه أحدٌ ، فقمت إليه - وكنت أصغرَ القوم - قال : فقال : اجلس ، قال : ثم قال ثلاث مرات ، كلّ ذلك أقوم إليه ، فيقول لي : اجلس ، حتى كان

---

(١) الرمص في العين كالغمص ، وهو قذى تلفظ به ، وهو كناية عن صغر سنه .
(٢) حمش الساقين : دقيقها .
(٣) الخبر في التفسير ١٩ : ٧٤ ، ٧٥ (بولاق) .
(٤) الفرق ، بكسر الفاء ، وبضمهم يقول بالفتح : مكيال كبير لأهل المدينة يكال به اللبن .
(٥) الغمر : القدح الصغير ، وفي ر : « يمس » .

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثالث عشر

ضبطه وفسر غريبه	صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ بكري حياني	الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

الغد فقال : فقال : يا علي ! إن هذا الرجلَ قد سبقني إلى ما سمعت من القولِ فتفرقَ القومُ قبل أن أكلمهم فعُدْ لنا مثلَ الذي صنعت بالأمسِ من الطعام والشرابِ ثم اجمعهم لي ، ففعلتُ ثم جمعتُهم ، ثم دعاني بالطعامِ فقربتُه ، ففعل به كما فعلَ بالأمسِ ، فأكلوا وشربوا حتى نهلوا ، ثم تكلمَ النبي ﷺ فقال : يا بني عبد المطلب ! إني واللهِ ما أعلمُ شاباً في العرب جاء قومَه بأفضلَ ما جئتكم به ! إني قد جئتُكم بخيرِ الدنيا والآخرة وقد أمرني اللهُ أن أدعوكم إليه ، فأيكم يؤازرني على أمري هذا ؟ فقلتُ وأنا أحدثُهم سناً وأرمصُهم[1] عيناً وأعظمُهم بطناً وأحمشُهم[2] ساقاً : أنا يا نبي الله أكونُ وزيرك عليه ! فأخذَ برقبتي فقال : إن هذا أخي ووصيي وخليفتي فيكم فاسمعوا له وأطيعوا ، فقامَ القومُ يضحكون ويقولون لأبي طالب : قد أمركَ أن تسمعَ وتطيعَ لعليٍ (ابن إسحاق وابن جرير وابن أبي حاتم وابن مردويه وأبو نعيم ، حق معا في الدلائل).

٣٦٤٢٠ ـ ﴿ مسند البراء بن عازب ﴾ قال : كنا مع رسول الله

---

(١) وأرمصهم : يقال : غمصت العين ورَمِصت من الغمص والرمص ، وهو البياض الذي تقطعه العين ويجتمع في زوايا الأجفان والرَّمص : الرطب منه ، والغمص : اليابس . النهاية ٢/٢٦٣ . ب

(٢) وأحمشهم: يقال: رجل حمْش الساقين وأحمش الساقين أي دقيقها. النهاية ١/٤٤٠ . ب

تهذيب
خصائص الإمام علي

للإمام الحافظ الحجة أبي عبد الرحمن
أحمد بن شعيب المعروف بالنسائي

حققه وخرجه

أبو إسحق الحويني الأثري حجازي بن محمد بن شريف

دار الكتب العلمية
بيروت – لبنان

قال : حدثنا أبو عوانة ، عن عثمان بن المغيرة ، عن أبي صادق ، عن ربيعة ابن ماجد : أن رجلا قال لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه : يا أمير المؤمنين ! لِمَ ورثت دون أعمامك ؟ قال : جمع رسول الله ﷺ (أو قال دعا رسول الله ﷺ) بني عبد المطلب فصنع لهم مداً من الطعام، فأكلوا حتى شبعوا ، وبقي الطعام كما هو ، كأنه لم يمس ، ثم دعا بغمر فشربوا حتى رووا ، وبقي الشراب كأنه لم يمس (أو لم يشرب) فقال : يا بني عبد المطلب إني بعثت إليكم خاصة ، وإلى الناس عامة ، وقد رأيتم من هذه الآية ما قد رأيتم ، وأيكم يبايعني على أن يكون أخي وصاحبي ووارثي ؟ فلم يقم إليه أحد ، فقمت اليه ، وكنت أصغر القوم، فقال : اجلس ، ثم قال : (ثلاث مرات كل ذلك أقوم اليه) فيقول : اجلس . حتى كان في الثالثة ضرب بيده على يدي .

ثم قال : فبذلك ورثت ابن عمي دون عمي .

(٦٣) أخبرنا زكريا بن يحيى . قال : حدثنا عبد الله بن نمير قال : حدثنا مالك بن مغول ، عن الحرث بن حصين ، عن أبي سليمان الجهني ، قال : سمعت علياً على المنبر يقول : أنا عبد الله وأخو رسول الله : لا يقولها إلا كذاب مفتر .

فقال : أخبرنا عبد الله ، وأخو رسوله محبوب محمد .

ذكر النبي ﷺ : علي مني وأنا منه .

---

(٦٣) إسناده حسن إن شاء الله .

الحارث هو ابن حصيرة. ووقع في المطبوعة: «الحارث بن حصين»(!) ذكر في « التهذيب » أن المصنف أخرج له في « الخصائص » . وثقه ابن معين والمصنف . وقدح فيه أبو حاتم وابن عدي والعقيلي وحديثه حسن إن شاء الله إن لم يخالف.

وأبو سليمان الجهني . هو زيد بن وهب كوفي ثقة .

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفسیر مظہری جلد ہفتم

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ تفسیر

زیر اہتمام: ادارہ ضیاء المصنفین ۔ بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

"انہیں (شیطانوں کو) ؎۱ تو اس کے سننے سے ؎۲ بھی محروم کر دیا گیا ہے ؎۳"

؎۱ اِنَّهُمْ بے شک شیاطین۔

؎۲ عَنِ السَّمْعِ آسمان سے ملائکہ کا کلام سننے سے۔

؎۳ لَمَعْزُوْلُوْنَ روک دیے گئے ہیں انہیں انگارہ نما پتھروں کے ذریعے بھگا دیا جاتا ہے۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾

"پس نہ پکارا کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور خدا کو ورنہ تو ہو جائے گا ان لوگوں میں سے جنہیں عذاب دیا گیا ہے ؎۱"

؎۱ اس میں اخلاص کو زیادہ کرنے کے لیے برانگیختہ کرنا ہے اور تمام مکلفین کے لیے ایک خاص لطف ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ دوسرے کو ڈراتے ہوئے کہتا ہے تو میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے۔ اگر تو نے میرے سوا کسی کو الٰہ بنایا تو میں تجھے عذاب میں ڈال دوں گا۔(1)

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾

"اور آپ ڈرایا کریں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ؎۱"

؎۱ جو ان میں سے زیادہ قریبی ہیں پھر جو ان کے بعد قریبی ہیں کیونکہ وہ یا تو اپنے مہتم بالشان ہونے کی وجہ سے اس کے زیادہ مستحق ہیں یا پھر اس لیے یہ حکم ہے کہ آپ پر کسی قسم کی تہمت عائد نہ ہو سکے۔ کیونکہ انسان اپنے قرابتداروں سے نرمی برتتا ہے۔ یا پھر اس لیے کہ وہ جان لیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی کسی شے کو ان سے دور نہیں کر سکیں گے اور نجات کا انحصار اتباع اور پیروی میں ہی ہے۔

علامہ بغویؒ نے کہا کہ محمد بن اسحاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس کے واسطہ سے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی، تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا، اور فرمایا۔ اے علی! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤں۔ گو میں اس کی قدرت نہیں رکھتا اور میں یہ جانتا ہوں کہ جب میں انہیں ڈراؤں گا اور اس کام کے لیے انہیں بلاؤں گا تو بالیقین مجھے اس سے ناپسندیدہ حرکات وسکنات دیکھنا پڑیں گی۔ لہٰذا میں خاموش رہا حتی کہ جبرائیل امین پھر تشریف لائے اور کہا اے محمد! ﷺ اگر آپ نے وہ نہ کیا جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے۔ تو آپ کا رب آپ کو عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ اس لیے اب تم ہمارے لیے ایک صاع گندم لو اور کھانا تیار کرو، اس کے ساتھ بکری کی ایک ٹانگ بطور سالن رکھ دو اور ہمارے لیے دودھ کا ایک (بڑا پیالہ) بھر دو پھر بنی عبدالمطلب کو جمع کرو حتی کہ میں انہیں وہ پیغام پہنچاؤں جس کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ پس میں نے حکم کے مطابق کھانے کا انتظام کیا اور پھر انہیں دعوت دی۔ اس دن دعوت میں کم وبیش چالیس افراد تھے۔ ان افراد میں آپ ﷺ کے چچوں میں سے ابو طالب، حمزہ، عباس اور ابولہب شامل تھے۔ جب وہ تمام جمع ہو چکے تو آپ ﷺ نے وہ کھانا طلب کیا جو میں نے تیار کیا تھا۔ چنانچہ میں وہ لے آیا۔ جب میں وہ رکھ چکا تو رسول اللہ ﷺ نے گوشت کا ایک ٹکڑا تناول فرمایا۔ اور اسے اپنے دانتوں کے ساتھ کاٹا اور پھر دسترخوان کی ایک طرف رکھ دیا۔ پھر ارشاد فرمایا "خُذُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ" (اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہاتھ

تھی) کہ ان میں سے صرف ایک آدمی وہ کھا سکتا تھا جتنا میں نے ان تمام کو پیش کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ قوم کو سیراب کرو پس میں وہ پیالہ اٹھا لایا۔ انہوں نے اتنا دودھ پیا کہ وہ تمام کے تمام سیراب ہو گئے۔ قسم بخدا (اس کی مقدار صرف اتنی تھی) کہ ان میں سے صرف ایک آدمی پی سکتا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے گفتگو کرنے کا ارادہ فرمایا تو ابولہب نے پہلے ہی کہہ دیا تمہارے ساتھی نے تم پر جادو کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ سن کر وہ لوگ بکھر گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ ان سے کوئی بات نہ کر سکے۔ تو آپ ﷺ نے دوسرے دن پھر فرمایا اے علی! بے شک وہ آدمی مجھ سے سبقت لے گیا ہے کہ جب میں نے کلام کا ارادہ کیا تو میری گفتگو سے پہلے ہی لوگ منتشر ہو گئے۔ لہٰذا اسی قسم کی ایک اور دعوت کا اہتمام کرو۔ اور انہیں پھر جمع کرو۔ پس میں نے ویسے ہی کیا، پھر انہیں اکٹھا کیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے کھانا لانے کو فرمایا، تو میں نے آپ کو پیش کیا پھر آپ ﷺ نے گذشتہ دن کے عمل کی طرح کیا۔ پھر ان تمام نے کھایا اور پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے گفتگو فرمائی اے بنی عبد المطلب! بے شک میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں، تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہیں اس کی طرف دعوت دوں۔ پس تم میں سے کون میرے اس معاملے میں میری مدد کرے گا اور میرا بھائی، میری وصی اور میرا نائب ہوگا؟ پس تمام کے تمام لوگوں پر خاموشی چھا گئی اور کوئی بھی نہ بول سکا۔ تو میں نے کہا اے نبی اللہ! بے شک میں ان تمام میں کم عمر ہوں لیکن اس معاملے میں میں آپ کا مددگار رہوں گا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے گردن سے پکڑا اور فرمایا إِنَّ هٰذَا أَخِي وَوَصِيِّي وَخَلِيْفَتِي فِيكُمْ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا (بے شک تم میں یہ میرا بھائی، وصی اور نائب ہے اس کی بات سنو اور اطاعت کرو) لوگ استہزاء ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ یہ ہمیں علی کی بات سننے اور اس کی پیروی کا حکم دے رہے ہیں۔(1)

صحیحین میں سعید بن جبیر کے واسطہ سے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ تو حضور نبی کریم ﷺ صفا پر تشریف لے گئے۔ اور ندا دینے لگے اے بنی فہر، اے بنی عدی باری باری قریش کے تمام قبائل کو یہاں تک کہ وہ سارے جمع ہو گئے۔ اور جو آدمی خود نہ آ سکا اس نے اپنا نائب بھیج دیا تا کہ وہ بات کو سن کر اس تک پہنچائے۔ پس ابولہب اور قریش آ چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس وادی میں دشمن کا ایک دستہ تم پر شب خون مارنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ تو ان تمام نے کہا جی ہاں، اس لیے کہ ہم نے آپ سے ہمیشہ سچ ہی سنا ہے۔ تو پھر آپ نے فرمایا "فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ" (بے شک میں تمہیں عذاب شدید سے پہلے متنبہ کر رہا ہوں کہ کفر و شرک سے باز آ جاؤ) تو یہ سن کر ابولہب بولا تمہیں سارا دن خرابی ہو تو نے ہمیں کیا اس لیے جمع کیا ہے؟ تو اس وقت یہ مکمل سورت نازل ہوئی تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ الی آخر السورۃ"(2)

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ" تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور فرمانے لگے اے گروہ قریش! یا اسی کی مثل اور کوئی کلمہ فرمایا اپنے نفسوں کو بیچ دو اے بنی عبد مناف! میں اللہ

✳️ شیعہ مناظر سید حیدری صاحب نے اس کے بعد پانچ کتب کے عکس پیش کئے۔

1️⃣ مسند الامام احمد بن حنبل
2️⃣ تاریخ الطبری
3️⃣ کنزالعمال
4️⃣ تحذیب خصائص الامام علی
5️⃣ تفسیر مظہری

✳️ غور فرمائیں۔۔۔ شیعہ مناظر کو چانس دیتے ہوئے قرآن و صحیح احادیث سے بارہ امام نام کے ساتھ پیش کرنے کا موقعہ فراہم کیا گیا تھا۔

✳️ یہ موقعہ خود شیعہ مناظر کو اس دعوی پر دیا گیا تھا کہ وہ قرآن و احادیث سے بارہ امام ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

✳️ شیعہ مناظر نے قرآن و احادیث سے بارہ اماموں کے نام ثابت کرنے کے بجائے سات آٹھ حوالوں کا کہہ کر پانچ کتب سے صرف حضرت علی کو خلیفہ بلافصل ثابت کرنے کی کمزور کوشش کی ۔

✳️ شیعہ مناظر نے قرآن و صحیح احادیث سے دلائل دینے کے بجائے ایک تاریخی واقعہ سے استدلال پیش کیا۔

✳️ شیعہ مناظر نے اس ایک تاریخی واقعہ پر پانچ مختلف کتب سے حوالہ جات پیش کر کے یہ ثابت کردیا کہ اس تاریخی واقعہ پر کوئی ایک مستند روایت موجود نہیں ہے۔

✳️ عام طور پر دوران مناظرہ فریقین باری باری ایک حوالا پیش کرتے ہوئے دلیل دیتے ہیں تاکہ مخالف اس دلیل کا رد پیش کرے یا پھر اسے تسلیم کرے۔

✳️ خاص طور پر کسی ایک تاریخی واقعہ پر ایک مستند روایت کافی ہوتی ہے۔

✳️ ایک ساتھ پانچ حوالے پیش کرکے شیعہ مناظر نے واضح کردیا کہ اس کا مؤقف کمزور ہے۔

🔴 علی معاویہ بھائی کا جواب

👈 آپ کو اپنے بارہ امام ، امام خمینی اور آیت اللہ خامنہ ئی جن کی آپ لوگ اطاعت کرتے ہیں ، ان کے نام قرآن و احادیث سے ثابت کرنے تھے ، کیونکہ خود آپ کہہ چکے ہیں کہ جب تک قرآن و احادیث میں خلیفہ کا نام ذکر نہ ہو اس کی اطاعت واجب نہیں ہے۔

👈 آپ قرآن کی کسی آیت یا نبی کریم کی کسی حدیث سے بارہ اماموں کے نام نہیں دکھا رہے تو کم از کم یہ اقرار ضرور کریں کہ قرآن و احادیث میں خلیفہ کے نام مذکور نہیں ہیں۔ اللہ نے بارہ اماموں کو واضح طور پر منصوص نہیں کیا۔

👈 میں یہ مطالبہ اس لئے کر رہا ہوں کہ آپ خود مجھ سے مطالبہ اور اقرار بھی کرا چکے ہیں کہ قرآن و احادیث میں خلفاء کے نام مذکور نہیں ہیں۔

✅ دوسری وائس میں علی معاویہ بھائی نے نہایت اہم بات فرمائی ہے۔

👈 محترم۔۔ اگر آپ مناظرہ کی فیلڈ کے ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ پہلے دعوی ہوتا ہے اور پھر دلائل کی باری آتی ہے۔

👈 آپ کو اپنی پسند کے موضوع پر بات کرنی تھی تو آپ پہلے دعوی پیش کرتے اور پھر دلائل بھی پیش کرتے۔

👈 آپ بغیر دعوی کے دلائل پیش کر رہے ہیں۔آپ کے دلائل پر بات کرنے سے پہلے آپ اس بات کو کلیئر کریں۔

👈 آپ خود تسلیم کرچکے ہیں کہ قرآن و احادیث سے بارہ اماموں کے نام ثابت کریں گے۔ آپ خود فخر سے فرما چکے ہیں کہ ہم اس کی اطاعت نہیں کرتے جس کا نام قرآن و احادیث میں موجود نہ ہو۔

👈 آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کے حوالوں کا ہمارے پاس جواب نہیں ہے۔ لیکن اس طرح ایک ساتھ اتنے سارے حوالے دیکر ان کے جوابات مانگنا غلط طریقہ ہے۔

👈 دوران مناظرہ ایک ایک حوالے پر الگ الگ بات کی جاتی ہے۔ اس لئے مزید وقت ضایع کرنے کی بجائے آپ پہلے جو فرما چکے ہیں اس کو ثابت کریں یا اقرار کریں کہ خلفاء کے نام قرآن و احادیث میں موجود نہیں ہیں۔

✳️ علی معاویہ بھائی کے جائز اعتراضات پر شیعہ مناظر کو جان چھڑانا مشکل ہو گیا ، وہ خود اپنی باتوں کے جال میں بری طرح پھنس چکا تھا۔

🔴 علی معاویہ بھائی نے مزید فرمایا

👈 آپ نے حوالہ پیش کرکے یہ بھی کہا ہے کہ ان روایات کو ضعیف ثابت کروں تو محترم ایسا نہیں ہوتا، آپ نے حوالے پیش کئے ہیں ، آپ کو ہی ان روایات کو صحیح بھی ثابت کرنا ہے۔

👈 راوی اگر ثقہ ہیں تو ان کی توثیق پیش کریں ، اس کے بعد ان پر مزید بات ہوگی۔

👈 یہ اصول شیعہ کتب سے بھی ثابت ہے کہ دوران مناظرہ جو فریق دلیل دیتے ہوئے کوئی راویت پیش کرے گا تو وہی اسے صحیح بھی ثابت کرے گا۔

👈 آپ بسم اللہ کریں اور ایک ایک راوی کے حالات پیش کریں اور اہل سنت کے اصولوں کے مطابق صحیح ثابت کریں۔

🔵 شیعہ مناظر سید حیدری صاحب کا جواب

👈 میں نے حوالے پیش کردئے ہیں اب یہ آپ کا حق ہے کہ یہ کہیں کہ یہ حوالے صحیح نہیں ہیں۔

👈 آپ نے کہا کہ قرآن میں ائمہ کا ذکر ہے یا نہیں ہے تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ سورت المائدہ آیت 55 میں ائمہ کا ذکر ہے۔
إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ (٥٥)
تمہارے دوست تو خدا اور اس کے پیغمبر اور مومن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور (خدا کے آگے) جھکتے ہیں۔ (سورت المائدہ 55)

👈 مختلف اہل سنت علماء کے مطابق یہ آیت حضرت علی کی شان میں نازل ہے۔

📚 حوالے:
1️⃣ تفسیر الدر المنثور (امام جلال الدین سیوطی)
2️⃣ تفسیر ابو السحاق الثعلبی۔

✳️ غور فرمائیں۔۔۔ شیعہ مناظر کو خلفاء کے نام قرآن و احادیث سے دکھانے تھے۔

✳️ بوکھلاہٹ میں جو آیت شیعہ مناظر کی طرف سے پیش کی گئی ہے اس میں نہ تو خلافت کا ذکر ہے اور نہ ہی حضرت علی کا نام مذکور ہے۔

✳️ سید حیدری صاحب خود یہ اقرار کر رہے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی کی "شان" میں نازل ہوئی ، جبکہ مناظرہ "خلافت" کے موضوع پر ہو رہا ہے اور انہیں حضرت علی اور تمام اماموں کے نام بحیثیت خلیفہ ثابت کرنے تھے، "شان" ثابت کرنے سے خلافت کے ثابت ہوجانے کی منطق سمجھ سے باہر ہے۔

✳️ ولی کی معنی خلیفہ ہونا کس لغت میں ہے؟ کیا یہ معنی و مفہوم عربی زبان میں رائج ہے؟ کیا اس آیت کے نزول کے بعد نبی کریم نے صحابہ کو تعلیم دی تھی کہ حضرت علی میرے بعد خلیفہ منتخب ہوگئے ہیں؟

✳️ اس کے بعد شیعہ مناظر نے موضوع سے ہٹ کر حضرت علی کے فضائل بیان کرنا شروع کردئے ، جبکہ انہیں بارہ امام نام سے ثابت کرنے تھے۔

✳️ شیعہ مناظر نے دوران گفتگو اقرار کیا کہ اہل سنت کی کتب میں بارہ اماموں کے نام مذکور نہیں ہے ورنہ اہل سنت انہیں تسلیم کرلیتے۔

✳️ شیعہ مناظر نے فضائل بیان کرتے ہوئے غدیر خم کا بھی ذکر کیا اور آخر میں زور دیا کہ آپ مان لیں کہ حضرت علی خلیفہ بلافصل ہیں، منصوص من اللہ ہیں کیونکہ نبی نے غدیر خم میں اور دعوت ذوالعشیرہ میں اس کا اعلان کیا ہے۔ آپ پہلے امام کا اقرار کریں یا جو حوالے پیش کئے ہیں اس پر کوئی اشکال ہے تو پیش کریں۔

سچا ثابت ہوا۔ اور یہ فرار بھی ان گذشتہ فراروں کی ایک کڑی ثابت ہوا۔ چنانچہ مولوی دوست محمد قریشی صدر تنظیم اہل سنت والجماعت اور مولوی قائم دین صاحب علی پوری مولوی منظور احمد صاحب بہاولپوری اور مولوی محمد علی صاحب عثمان پوری ہیپلی ساجن اور علاقہ بھر کے تمام علماء ٹڈی دل کی طرح آمد آئے۔ شیعہ کی طرف سے جناب مبلغ اعظم محمد اسماعیل صاحب قبلہ مع اپنے شاگردوں کے درس آلِ محمد لائل پور سے تمام بکس کتب شیعہ و سنی لیکر تشریف لائے۔ ... اہل سنت کے سامنے ... علمی شان اور ...

دوران مناظرہ جو فریق روایت پیش کریگا، وہی اس روایت کو صحیح روایت بھی ثابت کریگا۔

... بھی تشریف لے آئے اور ... پہلے دن میدان مناظرہ گرم ہوا تو مبلغ اعظم اور ...

حضرات! مبلغ اعظم نے اہل السنت کے منہ مانگے موضوع بنات الرسولؐ کو بھی نہایت فراخدلی سے منظور کر لیا اور سب سے پہلا موضوع مناظرہ یہی اس کو بنایا جس پر پورے تین گھنٹے روز اول مناظرہ ہوا مگر قریشی صاحب اس میں بھی شکست کھا گئے اور کوئی صحیح ثبوت نہ دے سکے جو قابل اعتقاد اور یقینی ہو۔ حتیٰ کہ معصوم کی کوئی صحیح حدیث تک بھی نہ پیش کر سکے۔

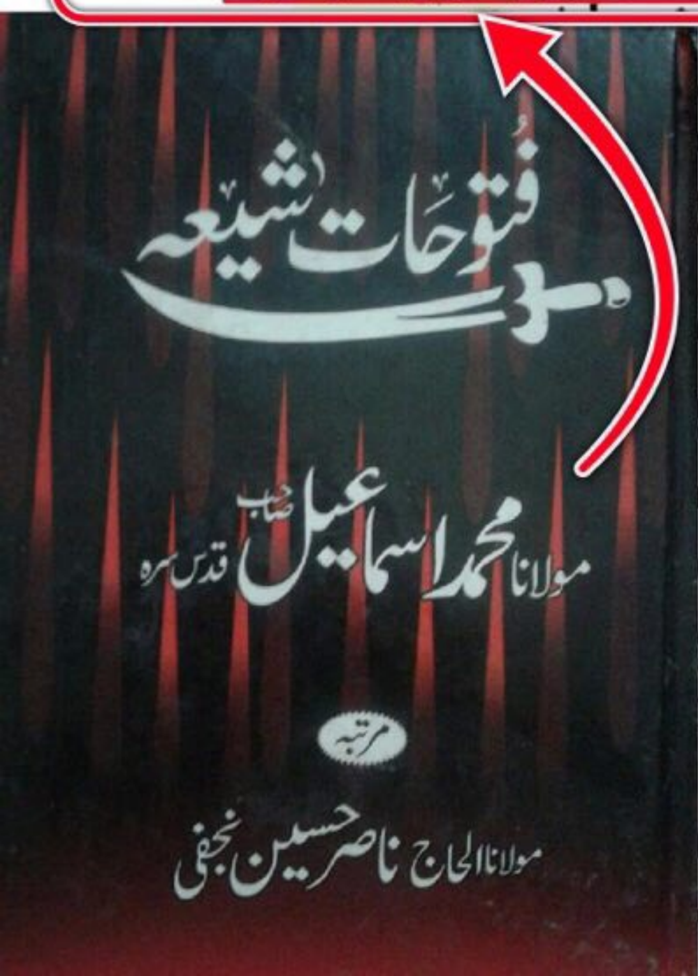

مولوی دوست محمد قریشی کی

حضرات! اگرچہ مولوی دوست محمد ق
ناز نخرے بھی بہت کیے، داؤ پیچ بھی کھیلے، تصنع
کی کوشش بھی کی، غلط حوالے بھی دیئے، قطع و بر
مگر مبلغ اعظم صاحب نے پھر بھی کچھ پیش نہ جانے
کرکے خیانتیں ظاہر کیں۔ کتاب مانگی تو دی،
نے اصول کافی پیش کرنے میں تو حد کر دی۔ تعریف
علیہ السلام کا قول ہے منذ کان شیعتنا"
کی پڑھ دی۔ اس گرفت میں مناظرہ تقریباً ختم ہی
مان لیا تھا کہ اگر یہ قول امام جعفر الصادق علیہ ال

🔴 علی معاویہ بھائی کا جواب

👈 آپ نے تو قرآن و احادیث سے بارہ امام ثابت کرنے کی بات کہی تھی۔

👈 آپ نے کہا تھا کہ میں نام دکھانے کو تیار ہوں ، امام منصوص من اللہ ہوتے ہیں ، بغیر نام کے ہم اطاعت نہیں کرتے وغیرہ وغیرہ ۔۔اس کو ثابت تو کریں۔

👈 آپ نے روایات کا سہارہ لیا ہے۔ یعنی اللہ اور نبی کا فرمان پیش کرنے کی بجائے ایک تاریخی واقعہ پیش کردیا ہے۔

👈 چلیں آپ انہی روایات کی سند پر بات کریں اور کتب اہل سنت کے اصولوں کے مطابق صحیح ثابت کریں۔

👈 بحرحال یہ بات کلیئر ہوگئی کہ آپ کے پاس قرآن سے کوئی واضح آیت موجود نہیں ہے۔

👈 شان صحابہ ، حضرت ابوبکر یا دوسرے صحابہ کے متعلق نزول ہونے والی آیات تو میں بھی پیش کرسکتا ہوں۔ لیکن محترم ہم خلافت پر بحث کر رہے ہیں، کسی صحابی کی شان کا انکار نہیں ہے لیکن خلیفہ ہونا ایک الگ بات ہے اس منصب کے متعلق واضح دلیل پیش کرنا آپ پر لازم ہے۔

❇️ علی معاویہ بھائی کے جواب پر گفتگو کرنے اور اپنے حوالوں کا دفاع کرنے کے بجائے شیعہ مناظر نے اس کے بعد کچھ اور حوالے دینے شروع کردئیے۔

✳️ دوران مناظرہ جب اس قسم کی صورتحال ہو تو اس سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ گفتگو اب منطقی انجام تک پہنچ رہی ہے۔

✳️ جب فریق خود اپنے دلائل کا دفاع کرنے میں ناکام ہونے لگے اور ان پر مزید بات کرنے کے بجائے نئے نئے دلائل دینے لگ جائے تو مطلب اس نے اپنی کمزوری ظاہر کردی۔

🔵 سید حیدری صاحب نے پچھلے دلائل سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے

👈 کتاب السنہ سے ایک حدیث پیش کردی۔ جس کے مطابق نبی کریم نے حضرت علی کو فرمایا کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو ھارون کی موسی سے تھی مگر یہ کہ تو نبی نہیں ہے۔ اور میرے بعد تمام مؤمنین میں تم خلیفہ ہو۔

👈 علامہ البانی نے تسلیم کیا ہے کہ اس حدیث کی سند حسن ہے۔ اب آپ کی کیا رائے ہے؟

👈 سورت المائدہ 55 میں کن لوگوں کا ذکر ہے؟

👈 میں آپ کو اہل سنت کتب کے ہی حوالے دے رہا ہوں۔ کبھی الدر منثور سے تو کبھی کتاب السنہ سے۔

✅ سید حیدری صاحب کا اقرار کہ قرآن میں نام کے ساتھ صراحتاً ائمہ کرام کے نام موجود نہیں ہیں، انہوں نے استدلال پیش کرتے ہوئے کہا کہ

👈 قرآن میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے نام نہیں ہیں تو کیا ہم ان کا انکار کردیں؟

اس کے بعد سید حیدری صاحب نے فرمایا کہ

👈 احادیث میں ائمہ کے نام مذکور ہیں۔

✳️ یہاں تک یہ بات بھی کلیئر ہوگئی کہ قرآن کریم میں بارہ اماموں کا نام کے ساتھ کوئی ذکر موجود نہیں ہے۔

✅ یہی مؤقف اہل سنت کا مؤقف ہے۔

✳️ اب وہ کون سے صحیح احادیث ہیں جن میں بارہ اماموں کا ذکر ہے اس پر شیعہ مناظر کو دلائل دینے چاہئے تھے۔

🔵 سید حیدری بھائی نے بارہ اماموں کو احادیث سے ثابت کرنے کے لئے یہ فرمایا کہ

👈 آپ کی حدیثوں میں بارہ اماموں کا ذکر موجود ہے۔
صحیح مسلم کی حدیث بھی پیش کر سکتا ہوں جس میں نبی نے بارہ ائمہ کا تذکرہ کیا ہے۔ اب آپ لوگ ان ائمہ سے جو مراد لیں وہ آپ کی مرضی۔

👈 آپ کے علماء نے تو یزید کو بھی ان بارہ اماموں میں شامل کیا ہے۔ بحرحال میں اور بھی بہت کچھ پیش کرسکتا ہوں ، فی الوقت کتاب السنہ سے جو حدیث پیش کی ہے اور جناب البانی کی توثیق پیش کی ہے اس کا جواب دیں۔

اعتراض ۲۸۷ :۔ اہل سنت والجماعت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری اور فتح الباری شرح بخاری مطبوعہ مصر میں جب سیّدہ کے راضی ہو جانے کی روایات موجود ہیں تو خواہ مخواہ انکار کیوں؟

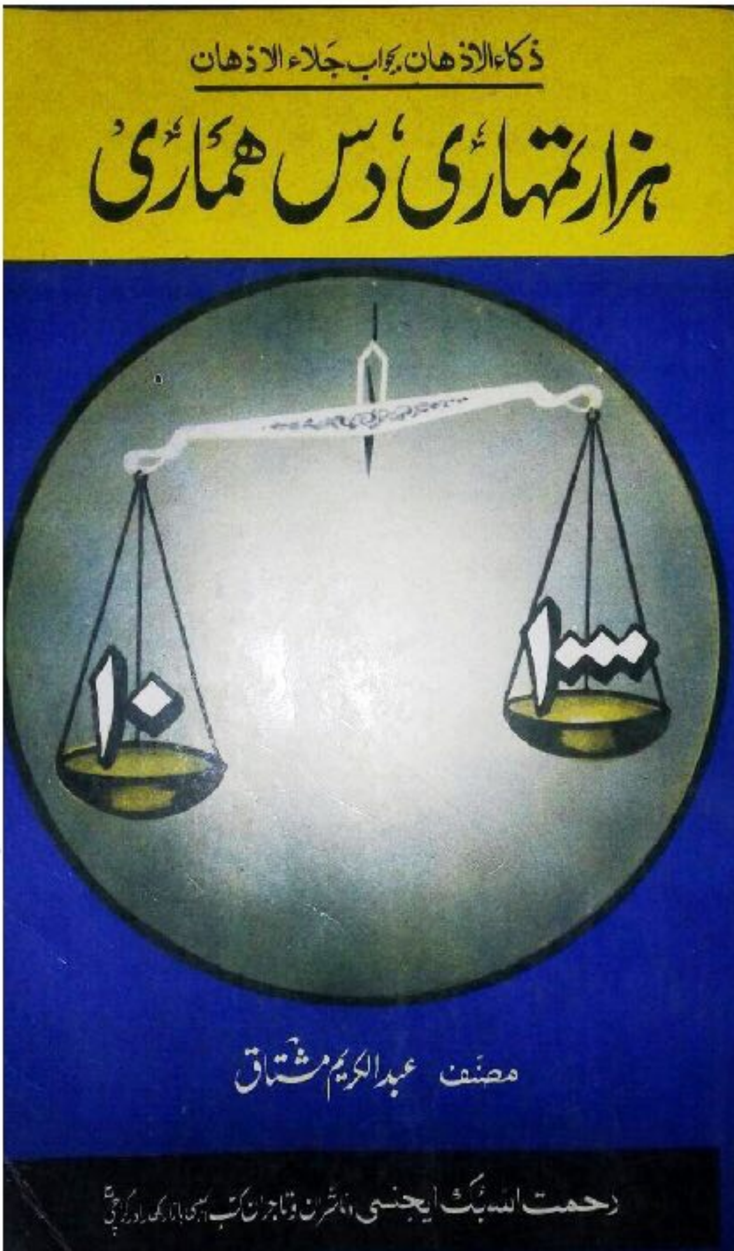

جواب ۲۸۷ :۔ ا…
ستہ کا اقتدار و اعتبار ہے۔ ا…
کا مرتبہ اولیٰ ہے۔ عام طور پر می…
یں مرقوم بات کو فوقیت دی جا…
مرقوم ہو تو اس کو محض صحاح ستہ…
صورت میں صحیحین کی بات تسلیم کی…
کی خاطر ہی وضع کیا گیا ہے حالانکہ…
کی ہوا کا رُخ ہو۔ دنیا میں ہر مسلک…
کہ جس طرف مرضی ہے کھینچ لو۔ کبھی…
اور کبھی صحاح میں موجودگی کی تردید…
طرح صحیح بخاری جیسی اعلیٰ و بلند مر…
رہا ہے جو شکست خوردگی کی علامت…
ہے۔ صحیح کی تردید شرح سے نہیں ہو…
… روایات راضی ہونے کی شرحیں
میں لکھی گئی ہیں انتہائی مجروح اور ناقابل قبول ہیں۔ اگر آپ اُن روایتوں کو اپنے اصولوں کے مطابق صحیح الاسناد ثابت کر دیں اور رواۃ کو ثقہ بنا کر دکھا دیں تو ہم آپ کی بات مان لیں گے ورنہ محض قیاس وظن سے ہر مسئلہ سلجھایا الجھایا جا سکتا ہے۔ نیز یہ کہ راضی ہونے کا تعلق صرف تاریخ سے ہے جبکہ ناراضگی کا اثر حدیث رسولؐ پر ہے۔

✳️ علی معاویہ بھائی نے ایک اور شیعہ کتاب سے وہی اصول ثابت کردیا کہ روایت پیش کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ اس روایت کو صحیح روایت بھی ثابت کرے۔

✳️ علی معاویہ بھائی نے ایک بار پھر یہ مطالبہ کیا کہ سید حیدری صاحب حوالوں کے اوپر دوسرے حوالے دینے کے بجائے پہلے دئے گئے حوالوں کو صحیح ثابت کریں تاکہ ان کی دلیل میں وزن ہو۔

🔵 سید حیدری صاحب کا جواب

👈 برادر۔۔ آپ موضوع کو ایک جگہ پر رہنے نہیں دیتے۔
معذرت کے ساتھ کبھی آپ موضوع کو ایک طرف لے جاتے ہیں تو کبھی دوسری طرف ۔

👈 آپ نے کہا درست حدیث سینڈ کریں ، میں نے درست حدیث بھیج دی۔

👈 آپ نے کہا قرآن سے بیان کریں ، میں نے قرآن کی آیت اور تفسیروں سے بیان کیا۔

👈 میں نے کہا آپ ذرا صبر کریں مجھے حضرت علی کے بارے میں پیش کرنے دیں ۔کیونکہ اصل مسئلہ حضرت علی اور حضرت ابوبکر کے بارے میں ہے۔

👈 میں نے کئی دلائل دئے ہیں لیکن آپ نے کسی ایک کو بھی رد نہیں کیا۔ میں پھر عرض کردوں کہ میں نے جو کتاب السنہ سے حدیث پیش کی ہے اس پر رائے دیں اور اس کو رد کریں۔

✳️ غور فرمائیں۔ مناظرہ کے شروع میں سید حیدری بھائی خلافت اور بارہ اماموں کے نام پر زور دیتے رہے اور قرآن و احادیث سے ثابت کرنے کا مطالبہ کرتے رہے اور یہاں تک فرمادیا کہ ہم قرآن و احادیث میں نام نہ ہوں تو اس خلیفہ کی اطاعت ہی نہیں کرتے۔

✳️ اب شیعہ مناظر نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ صرف حضرت علی کی خلافت ثابت کرنے سے بارہ امام ازخود ثابت ہوجاتے ہیں کیونکہ اصل مسئلہ یہی ہے۔

✳️ یہی بات علی معاویہ بھائی اپنے اصل دعوی میں بیان کر چکے تھے، جس پر شیعہ مناظر بات کرنے سے ٹال مٹول کرتے رہے۔

✳️ اگر شیعہ مناظر بارہ امام قرآن و احادیث سے ثابت نہیں کرسکتے تھے تو پھر اتنی بڑی بڑی باتیں کرنے کی کوئی تک نہیں تھی۔

📚 علی معاویہ بھائی نے بارہ اماموں کو قرآن و احادیث سی ثابت کرنے پر دوبارہ اصرار کیا تو ...

🔵 سید حیدری صاحب نے فرمایا

👈 جناب میں نے قرآن سے ہاتھ نہیں اٹھایا۔ میں آیت پیش کرچکا ہوں۔ حدیث بھی پیش کرچکا ہوں۔ حدیث کی اسناد کو جناب البانی نے حسن بھی مان لیا ہے۔ آپ اس کا تذکرہ تک نہیں کرتے۔

👈 اب میں ایک اور حوالہ پیش کرتا ہوں۔ اہل سنت کے عالم محقق علامہ محمد عمر سربازی ، ان کی کتاب ہے "پرسش و پوسخایہ ارزشمان جوانان ارجمان" (نام درست سمجھ نہیں آسکا) یہ علامہ کسی ایرانی مدرسے کے مدیر بھی رہ چکے ہیں۔ اس کتاب کے صفحہ 103 پر بیان ہے کہ علامہ سے جب پوچھا گیا کہ صحیح مسلم کی حدیث میں بارہ ائمہ سے مراد کون سے ائمہ کرام ہیں۔ علامہ نے اپنے تفصیلی جواب میں تمام اہل بیت کے بارہ ائمہ کرام کو ترتیب سے الگ الگ حضرت علی سے حضرت مہدی تک بیان کیا ہے۔

👈 آپ اس کتاب کو نیٹ سے ڈھونڈ کے خود دیکھ سکتے ہیں کہ اہل سنت عالم نے صحیح مسلم کی حدیث میں بارہ ائمہ سے شیعہ کے بارہ امام مراد لئے ہیں۔

✳️ غور فرمائیں۔۔ شیعہ مناظر اتنے اہم موضوع پر کس درجے کے دلائل دے رہے ہیں۔

✳️ قرآن و قول نبی پیش کرنے کے بجائے موجودہ دور کے کسی غیر معروف سنی عالم کی غیر معروف کتاب سے ان کی ذاتی رائے کو بطور دلیل اور اہل سنت پر حجت کے طور پر پیش کر رہے ہیں!

✳️ کیا دوران مناظرہ اس قسم کا استدلال قابل حجت ہونا چاہئے؟

🔴 علی معاویہ بھائی کا جواب

👈 آپ نے پہلے خود قرآن سے بارہ امام ثابت کرنے کی بات کی ، پھر آپ نے خود تسلیم بھی کیا کہ صراحتاً ناموں کا ذکر موجود ہونا ضروری نہیں ہے۔

👈 کبھی آپ ایک بات کرتے ہیں ، جب اس پر پکڑ کی جائے تو فوراً بات کا رخ تبدیل ہوجاتا ہے۔ جب اس کا اقرار کرنے کو کہا جائے تو دوبارہ کہتے ہیں کہ قرآن سے ہاتھ نہیں اٹھایا۔ آخر یہ کیا طریقہ ہے؟

👈 آپ بار بار کتاب السنہ کی بات کر کے فرما رہے ہیں کہ جناب البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ البانی اہل سنت کے ہاں قابل حجت نہیں ہے کیونکہ وہ ایک جگہ کسی روایت کو حسن یا صحیح بیان کرتا ہے تو کسی اور جگہ اسی روایت پر جرح بھی کرتا ہے۔ اس لئے البانی کی تصحیح قبول نہیں ہے۔

👈 اس کے علاوہ آپ اس حدیث کے راوی ابوبلج کا احوال اور توثیق علم الرجال کی کتب سے پیش کردیں تا کہ اس پر مزید بات ہوسکے۔

👈 آپ نے حدیث پیش کی ہے اس لئے آپ پر لازم ہے کہ اس روایت کی سند اور راویوں کا احوال بھی پیش کریں۔

✳️ غور فرمائیں۔۔۔ شیعہ مناظر پورے مناظرے میں اپنی کسی بھی بات کا ، کسی بھی دلیل کا دفاع تک نہیں کر سکے۔

✳️ شیعہ مناظر کی بوکھلاہٹ دیکھئے کہ گذشتہ دلائل اور اعتراضات پر بات کرنے کے بجائے پھر ایک اور کتاب مکتوبات امام ربانی (شیخ احمد سرہندی) سے حوالہ پیش کرنے لگ گئے کہ اس میں بارہ اماموں کے نام بیان کئے گئے ہیں۔

✳️ کیا مناظرہ اس طرح ہوتا ہے؟
کیا دلائل کے اوپر دلائل دیتے رہنے سے حق ثابت ہوجاتا ہے جبکہ دلائل کی حقانیت پر اعتراضات ہوں تو ان پر مزید بات کرنے کے بجائے سے نئے نئے دلائل پیش کرنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا جائے!!؟

🔵 حیدری صاحب نے فرمایا کہ

👈 اشارتآ قرآن و احادیث میں تو بارہ اماموں کا تذکرہ موجود ہے، آپ پہلے ہاں یا نہ میں جواب دیں کہ کیا بارہ خلفاء یا امیر کا ذکر صحیح احادیث میں نہیں ہے؟

✳️ غور فرمائیں... شیعہ مناظر "صراحتآ ذکر" سے اب "اشارتآ ذکر" کے الفاظ کہنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔

🔵 سید حیدری صاحب نے اس موقعہ پر ایک اور حوالہ شرح ملا علی قاری سے دیتے ہوئے فرمایا کہ

👈 اس کتاب میں بارہ خلفاء میں حضرت معاویہ اور یزید کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

🔴 علی معاویہ بھائی نے دوبارہ انہیں اصل نکتہ پر توجہ مرکوز کرنے کو کہا کہ

👈 محترم.. موضوع گفتگو یہ ہے کہ آپ بارہ اماموں کے نام قرآن و احادیث سے ثابت کریں گے۔ لیکن آپ تو سنی علماء کی کتب سے ان کے اقوال سے ثابت کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ اپنی باتوں سے ہٹ کر دلائل پیش کر رہے ہیں۔

👈 شیعہ مذہب میں یہ بات عام ہے کہ تقیہ کرتے ہوئے خود کو حنفی یا شافعی بتا کر دوسروں کو گمراہ کرنا عبادت ہے۔

👈 اس لئے ہمیں نہیں پتہ کہ آپ نے جس سنی عالم کا ذکر کیا ہے وہ اصل میں کون تھا۔

👈 دوسری بات یہ کہ صحیح مسلم میں بالکل بارہ خلفاء کا ذکر ہے اس کا انکار نہیں ، لیکن آپ کو اشارتآ نہیں بلکہ صراحت سے اپنے بارہ اماموں کے نام ثابت کرنے ہیں۔ آپ نے خود شروع میں اس بات پر آمادگی ظاہر کی تھی۔

شرح

ملا علي القاري

المتوفى سنة ١٠١٤ هـ

على

الفقه الأكبر

للإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي

(٨٠ - ١٥٠ هـ)

تمتاز هذه الطبعة بوضع الفقه الأكبر بأعلى الصحائف مضبوطا بالشكل

ناشر

قديمي كتب خانة آرام باغ كراچي

غابرين علَى الحقِّ، ومعَ الحقِّ، كما كانُوا نتولَّاهُمْ جميعا.

وكان صلى الله عليه وعلى آله وسلم يعتكف العشر الأول من رمضان ، وقال في ليلة القدر « التمسوها في العشر الأواخر » وقال « ما من أيام العمل الصالح فيهن أحب إلى الله من أيام العشر » يعني عشر ذي الحجة ؛ قال والروافض توالي بدل العشرة المبشرة بالجنة اثني عشر إماما ، ولم يأت ذكر الأئمة الاثني عشر إلا على صفة ترد قولهم وتبطله ، وهو ما أخرجاه في الصحيحين عن جابر بن سمرة قال : دخلت مع أبي على النبي صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم فسمعته يقول « لا يزال أمر الناس ما ضيا ما وليهم اثنا عشر رجلا كلهم من قريش » وفي لفظ « لا يزال الأمر عزيزا إلى اثني عشر خليفة » وكان الأمر كما قال النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم ، فالاثنا عشر هم الخلفاء الراشدون الأربعة ، ومعاوية وابنه يزيد ، وعبد الملك بن مروان وأولاده الأربعة ، وبينهم عمر بن عبد العزيز ، ثم أخذ الأمر في الانحلال . وعند الرافضة أن أمر الأمة لم يزل في أيام هؤلاء فاسدا منغصا يتولاه الظالمون المعتدون، بل المنافقون الكافرون وأهل الحق أذل من اليهود، وقولهم ظاهر البطلان، والله المستعان . ثم قال : وأصل الرفض إنما أحدثه منافق زنديق قصده إبطال دين الإسلام والقدح في الرسول عليه الصلاة والسلام ، كما ذكر ذلك العلماء الأعلام ، فإن عبد الله بن سبأ لما أظهر الإسلام أراد أن يفسد دين الإسلام بمكره وخبثه ، كما فعل بولس بدين النصارى ، وأظهر التنسك ثم أظهر الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر حتى سعى في فتنة عثمان وقتله ، ثم لما قدم على الكوفة أظهر الغلو في علي والنص عليه ليتمكن بذلك من أغراضه ، وبلغ ذلك عليا فطلب قتله فهرب منه إلى قرقيسا ، وخبره معروف في التاريخ . وثبت عن علي رضي الله عنه أن من فضله على أبي بكر وعمر جلده جلد المفتري (غابرين على الحق) وزيد في نسخة (ومع الحق) أي باقين عليه ، ومعه دائمين (كما كانوا) في الماضي من غير تغير حالهم ونقصان في كمالهم . وفيه رد على الروافض حيث يقولون في حق الثلاثة : إنهم تغيروا عما كانوا عليه في زمنه صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم حيث نزل في حقهم الآيات الدالة على فضائلهم وورد في شأنهم الأحاديث الشهيرة عن حسن شمائلهم ، وعلى الخوارج حيث يقولون بكفر علي ومن تابعه وبكفر معاوية ومن شايعه ، حيث ارتكبوا قتل المؤمن ، وهو عندهم كبيرة مخرجة عن حد الإيمان (نتولاهم) أي نحبهم (جميعا) أي ولا نسب منهم أحدا ، لقوله عليه الصلاة والسلام « لا تسبوا أصحابي » ولورود قوله تعالى « والسابقون الأولون من المهاجرين والأنصار » إلى أن قال تعالى « رضي الله عنهم ورضوا عنه » . وبالإجماع أن هؤلاء الأربعة من سابقي المهاجرة فيدخلون في رضى الله سبحانه دخولا أوليا ، وهذه الآية قطعية الدلالة على تعين إيمانهم وتحسين مقامهم وعلو شأنهم ، فلا يعارضه إلا دليل قطعي نقلا أو عقلا ، ولا يوجد قطعا عند من يحط عليهم ويسيء الأدب إليهم .

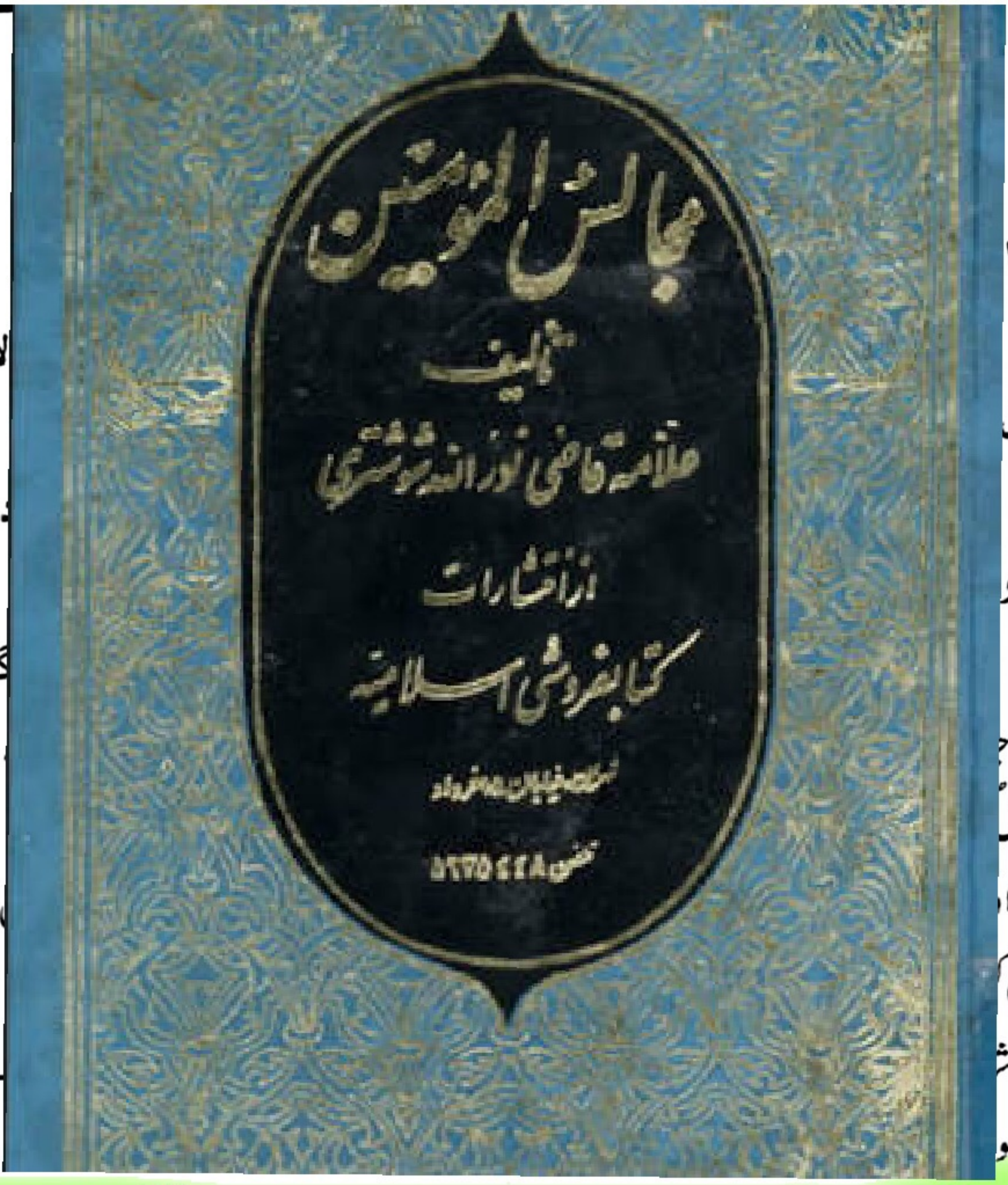

"حمد وثنا اور درود کے بعد ارباب عرفان واصحاب بصیرت سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت سے سلاطین صفویہ کے برسر اقتدار آنے تک شیعہ ہمیشہ تقیہ میں زندگی بسر کرتے رہے اور مخالفین کی قوت وشوکت کی وجہ سے اپنے مذہب کے اظہار سے عاجز رہے اور مجبوراً اپنے آپ کو شافعی یا حنفی کہلاتے تھے" اس کے باوجود بھی ہر دور میں ان کی کتابوں کو جلایا گیا اور لکھنے والوں کے ہاتھ قطع کئے گئے اور انہیں دار پر لٹکایا گیا اور ان سے زندان بھرے گئے اور علمائے امامیہ میں سے بہت سے علماء کی کتابیں صرف ان کے گھروں تک ہی محدود رہیں اور آخر کار انہیں دیمک چاٹ گئی۔ پروردگار عالم نے آخر کار ملت مظلوم پر رحم کیا اور اللہ نے شیعوں کو قوت وشوکت عطا کی اور قیاصرہ عثمانی اور اکاسرہ عدوی کے تخت و تاج الٹ گئے اور ان کے ایوانوں میں زلزلہ بپا ہوا اور ان طاغوتی حکومتوں کی جگہ صفوی خاندان برسر اقتدار آیا اور اس خاندان کی برکت سے شیعہ تقیہ کے امتحان سے آزاد ہوئے اور

👈 آپ نے کتاب السنہ سے حدیث پیش کی ہے، اور بار بار اس پر رائے بھی طلب کر رہے ہیں ، میں آپ سے عرض کرچکا ہوں کہ آپ اس حدیث کے راویوں کا احوال بیان کریں ، خاص طور پر اس کی سند میں ایک راوی "ابوالبلج" کا احوال تو پیش کریں، آپ اس پر مزید بات کرنے کے بجائے نئے نئے حوالے دینے لگ جاتے ہیں۔

✅ اس کے بعد علی معاویہ بھائی نے البانی سے ہی اس راوی "ابولبلج" پر جرح بھی ثابت کردی۔

«وغيرهم من أصحاب «السنن» ؛ بالطرق المجمع على صحتها عن عمرو بن ميمون . . .» !!

قلت : وفي هذا أكذوبتان أيضاً :

الأولى : قوله : «وغيرهم من أصحاب السنن» !! فإنه لم يروه أحد منهم ، بل ذلك من أكاذيبه أو تدليساته !

والأخرى : «بالطرق المجمع على صحتها» !! فإنه ليس له إلا طريق واحد عند الثلاثة المذكورين ؛ مدارها على يحيى بن حماد : ثنا أبو عوانة : ثنا أبو بَلْجٍ : ثنا عمرو بن ميمون .

وأكذوبة ثالثة ؛ وهي أن أبا بلج هذا ـ وإن كان ثقة على الأرجح ـ لكنه ليس مجمعاً على الاحتجاج به ؛ فقد ضعفه ابن معين . وقال البخاري :

«فيه نظر» . وقال ابن حبان :

«يخطئ» ! وقد أشار إلى ذلك قول الهيثمي المتقدم :

«وهو ثقة فيه لين» .

فقوله : «بالطرق المجمع على صحتها» ؛ مزدوج الكذب .

وثبوت حديث ابن عباس هذا وما
الاستدلال به على أن علياً هو الخليفة
ﷺ لعلي رضي الله عنه :

«أنت وليي في الدنيا والآخرة» ! ونحـ
خليفتي في أهلي» كما هو ظاهر؟! بل

🔴 سید حیدری صاحب نے اس کے بعد فرمایا کہ
👈 آپ نے مان لیا کہ بارہ خلفاء ہوں گے۔ (جبکہ علی معاویہ بھائی نے صحیح مسلم کی حدیث اور بارہ خلفاء کا انکار کیا ہی نہیں تھا)

👈 آپ اس بارہ خلفاء کی حدیث سے آخر کیا مراد لیتے ہیں ؟

👈 میں ایک اور حوالا پیش کرتا ہوں۔ کتاب ینابیع المؤدہ اس کا مصنف الکبیر الجعمی الخراسانی ہے ، اس میں بھی بارہ خلفاء حضرت علی سے حضرت مہدی کا واضح ذکر کیا گیا ہے۔

❌ایک اہم غلطی❌

📕 شیعہ مناظر نے ینابیع المودہ کا ذکر کرتے ہوئے مؤلف کا نام غلط بیان کیا ہے۔

♦️ینابیع المودہ کا مصنف سلیمان بن ابراھیم قندوزی ہے۔

♦️ اس کے علاوہ یہ بات بھی حقیقت ہے کہ ینابیع المودہ اہل سنت کی کتاب ہرگز نہیں ہے۔

📚 شیعہ کتاب سے ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔

ینابیع المودہ کا شمار کتب شیعہ میں ہوتا ہے!

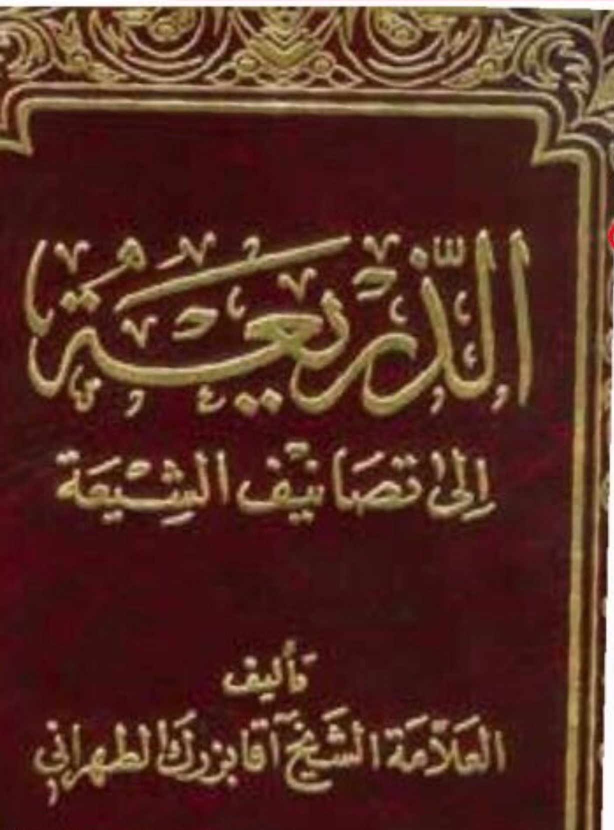

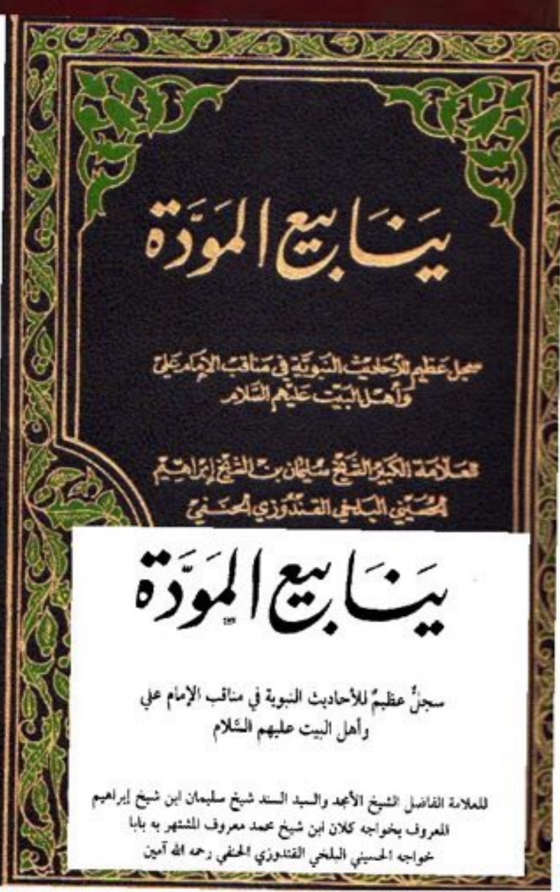

الذّريعة إلى تصانيف الشّيعة الجزء الخامس و العشرون

(165 : ينابيع المودة لذوي القربى)

للشيخ سليمان بن إبراهيم الحنفي القندوزي البلخى ط النقش بند (1220 ـ 1294) ط إستانبول 1301 في 527 ص ثم في بمبئي على الحجر ثم طهران 1308 وبعدها مكررا والمؤلف وإن لم يعلم تشيعه لكنه غنوصي والكتاب يعد من كتب الشيعة أوله : [الحمد لله رب العالمين الذي أبدع الوجود] ويظهر منه أن له في مسألة مودة ذوي القربى كتاب آخر سماه مشرق الأكوان والينابيع مرتب على مقدمه ومائة باب.

ینابیع المودہ لذوی القربیٰ، شیخ سلیمان بن ابراہیم الحنفی ، القندوزی البلخی کی تصنیف ہے۔ جو (۱۲۲۰-۱۲۹۴) کو نقشبند میں چھپی ۱۳۰۱ میں استنبول میں، ۵۲۷ صفحات پر مشتمل چھپی۔ پھر بمبئی اس کے بعد ۱۳۰۸ میں تہران میں چھپی۔ اس کے بعد کئی مرتبہ اس کی اشاعت ہوئی۔ اس کے مصنف کا شیعہ ہونا اگرچہ غیر معلوم ہے۔ لیکن وہ غنوصی ہے۔ اور اس کی کتاب کا شمار کتب شیعہ میں ہی ہوتا ہے۔ کتاب "الحمد للہ رب العالمین الذی ابدع الوجود" سے شروع ہوتی ہے۔ اس کتاب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی مودۃ ذوی القربیٰ کے موضوع پر "مشرق الاکوان" کے نام سے بھی ایک کتاب ہے۔

❌شیعہ مناظر کی ایک اہم غلطی❌

♦️ فرائد السمطین کا حوالا دیتے ہوئے مصنف کا نام قندوزی بیان کیا جبکہ فرائد السمطین کا مصنف ابراھیم بن محمد ہے۔

♦️ یہ کتاب بھی اہل سنت کے نزدیک قابل حجت نہیں ہے بلکہ اصل میں ابراھیم بن محمد تقیہ باز شیعہ تھا۔

📚 شیعہ کتاب "الذریعہ الی تصانیف الشیعہ" سے ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔

312 : فرائد السمطين

في فضائل المرتضى والبتول والسبطين)
قال في الرياض :
وبالجملة ترجم صاحب الرياض صدر الدين إبراهيم هذا في ذيل عنوان

المحتمل تشيعهم ، للتلمذ على الشيعة والتأليف في فضائل أهل البيت. أقول : في مكتبة (المشكاة) نسخه من فرائد السمطين تامة. ومن تلك النسخة تمم الميرزا نجم الدين الطهراني النقص من نسخه آل السيد حيدر. أولها بعد البسملة : (تَبارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقانَ عَلى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعالَمِينَ نَذِيراً) بعد ذكر النبي ص قال : [وانتخب له أمير المؤمنين عليا أخا وعونا وردء وخليلا ورفيقا ووزيرا وصيره على أمر الدين والدنيا له موازرا ومساعدا ومنجدا وظهيرا وجعله أبا بنيه ، وجمع كل الفضائل فيه. وأنزل في شأنه : إِنَّما وَلِيُّكُمُ اللهُ ـ إلى قوله ـ إمام الأولياء وأولاده الأئمة الأصفياء الذين أذهب عنهم الرجس ـ إلى قوله ـ والحمد لله الذي ختم النبوة به وبدء الولاية من أخيه صنو أبيه المنزل فصله النبوة منزلة هارون من موسى وصية الرضي المرتضى على باب مدينة العلم ـ إلى قوله ـ ووصية أسد الله الغالب علي بن أبي طالب وآله وعترته المباركة وذراريه الطاهرات نجوم فلك العصمة ..

صاحب الریاض صدر الدین ابراھیم نے اپنی اس تصنیف میں ایک عنوان باندھا۔ وہ یہ کہ کچھ مصنفین ایسے ہیں جو مشہور و معروف شیعہ علماء کے شاگرد ہیں۔ اور انہوں نے فضائل اہل بیت پر تصانیف بھی لکھی۔ ان دو باتوں کی بنا پر ان مصنفین کے شیعہ ہونے کا احتمال ہے۔ اس عنوان کے تحت صاحب فرائد السمطین کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ میں (صاحب الذریعہ) کہتا ہوں۔ کہ مکتبہ المشکوۃ میں فرائد السمطین کا مکمل نسخہ موجود ہے۔ اس کتاب میں بسم اللہ کے بعد تبارك الذی نزل الفرقان آیت لکھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت و ثناء تحریر ہے۔ پھر یہ الفاظ موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی المرتضےٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منتخب کیا۔ آپ کے بھائی اور مددگار بنے۔ پھر حضرت علی المرتضےٰ کے بارے میں مزید لکھا۔ کہ تمام تعریفیں اس اللہ کی جس نے آپ پر دروازۂ نبوت بند کر دیا۔ اور ولائیت کی ابتداء آپ کے چچازاد بھائی سے کی۔ جو آپ کے ساتھ وہ مقام و منزلہ رکھتے ہیں۔ جو ہارون کو موسیٰ کے ساتھ تھا علی المرتضےٰ آپ کے وصی ہیں۔ الرضی والمرتضےٰ ہیں۔ باب العلم ہیں آخر میں یہ کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی، اللہ کے شیر علی ابن ابی طالب آپ کی عترت و آل مبارکہ جو آسمان عصمت کے درخشندہ ستارے ہیں۔ (یعنی معصوم ہیں)

توضیح :

"صاحب الریاض" نے دو وجوہات کی بنا پر محمد بن ابراہیم حموینی کے شیعہ ہونے کا احتمال ذکر کیا۔ لیکن آقائے بزرگ طہرانی شیعی صاحب الذریعہ نے اس کی تصنیف فرائد السمطین کے اقتباسات سے اس کا پکا شیعہ ہونا ثابت کیا

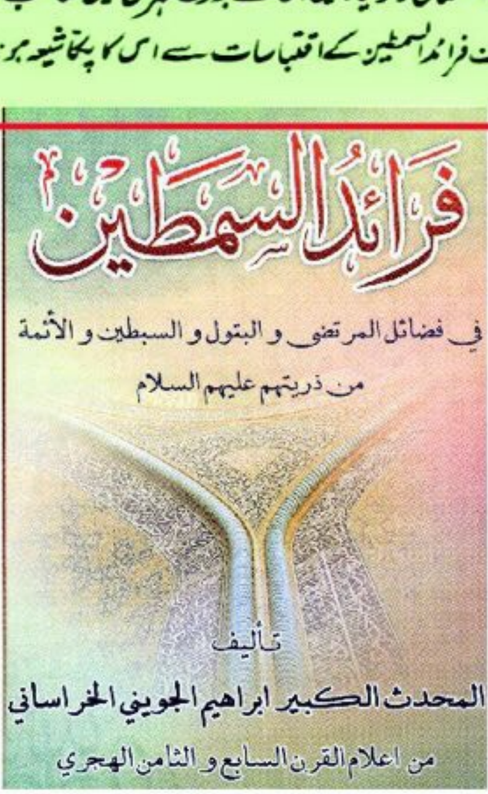

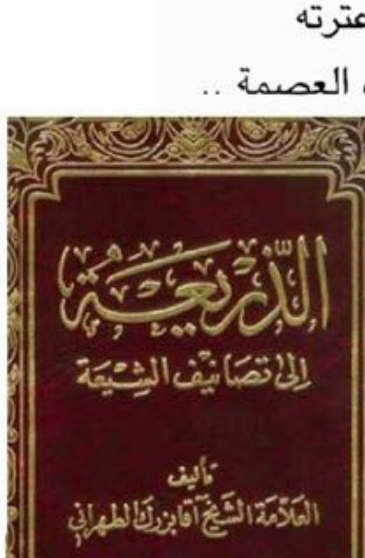

✳️ شیعہ مناظر سے جب علی معاویہ بھائی نے کہا کہ آپ قرآن و احادیث کے بجائے کسی غیر معروف سنی عالم کے قول سے ہمیں کس طرح دلیل دے سکتے ہیں تو ....

🔵 سید حیدری صاحب نے جواب دیا

👈 برادر.. میں نے آپ کو اہل سنت علماء کے حوالے سینڈ کئے۔ آپ نے ان سے باقائدہ لاتعلقی کرتے ہوئے ان کا انکار کیا، آپ نے کہا میں اسے جانتا ہی نہیں ہوں، ضروری تو نہیں کہ اہل سنت کے جتنے بھی علماء ہیں آپ ان کو جان لیں ، اور نہ یہ کسی کے بس میں ہے کہ دنیا جہاں کے کسی گاؤں کے مولوی کو بھی جانتا ہو، اور مانتا بھی ہو۔

👈 لیکن میں نے آپ کو اس عالم کا نام ، کتاب کا نام اور صفحہ نمبر سب بتادیا ہے آپ نیٹ پر سرچ کریں ، آپ کو تفصیل مل جائیگی۔ اگر پھر بھی نہ ملے تو آپ بتادیں۔

👈 دوسری بات یہ بتائیں کہ آپ اثنا عشر جو صحیح مسلم کی حدیث میں ذکر ہے اس سے کیا مطلب لیتے ہیں۔ اس کی وضاحت کریں۔

✳️ غور فرمائیں.. شیعہ مناظر مناظرہ کے مسلمہ اصولوں کی مکمل خلاف ورزی کرتے ہوئے خود تسلیم کر رہا ہے کہ جو حوالا اس نے دیا ہے وہ ایسا غیرمعروف ہے کہ کوئی دوسرا عالم شاید ہی اسے جانتا ہو۔

✳️ نیٹ پر تو جو نام بھی سرچ کیا جائے یقیناً مل جائیگا ، دنیا کے کسی نہ کسی کونے میں اس نام کا مولوی یا عالم ضرور موجود ہوگا، لیکن کیا دوران مناظرہ اس قسم کے دلائل اہمیت رکھتے ہیں؟

✳️ شیعہ مناظر نے علی معاویہ کے دعوی

⬅️ حضرت علی خلیفہ بلافصل نہیں ہیں۔➡️

🔰 اس دعوی پر شروع سے بات ہی نہیں کی بلکہ یہ مؤقف اختیار کیا تھا کہ جبتک امام کا نام صراحت کے ساتھ قرآن اور احادیث میں نہ ہو تب تک ہم اس امام کی اطاعت ہی نہیں کرتے ، اور اس کے بعد شیعہ مناظر نے بارہ اماموں کے نام قرآن و احادیث سے ثابت کرنے کا دعوی بھی کیا تھا۔

✳️ اب شیعہ مناظر کو اپنا دعوی ثابت کرنا تھا ، لیکن اس نے نہ صرف کمزور دلائل دئیے بلکہ کئی خیانتیں بھی کی ہیں ، خاص طور پر اہل تشیع کتب کو اہل سنت کتب کہہ کر ان کے حوالے دئے اور کچھ کتب کے مصنفین کا نام تک غلط بیان کیا۔

✳️ اس کے بعد مناظرہ اختتامی مراحل میں داخل ہوگیا۔
📝 علی معاویہ اور حیدری صاحب کے بیچ یہ مکالمے ہوئے۔
👇👇👇👇👇👇

71

🌹🌹شیعہ سنی مناظرہ گروپ1🌹🌹
Khuda Bux Manazr, +1 (226) 972-5160, +1 (647)...

+92 334 2613263 ~علی معاویہ

اب میں آخری وائسز بھیج رہا ھوں،کافی دیر ھوگئی ھے

12:39 AM

اور بات بھی واضح ھوچکی ھے آپ کے دعوی پر

12:39 AM

+98 936 595 8155 ~Syed Haidri

جناب آپ اپنے دعوے بہت پیچھے گئے

12:40 AM

کہاں خلافت و امامت کی بحث

12:40 AM

اور کہاں 12 اماموں کے نام ثابت کرنا

12:40 AM

آپ نے ایک بات بھی خلافت کے متعلق نہیں کی

12:41 AM

جب کہ موضوع بھی آپ نے خود متعین کیا تھا

12:41 AM

شیعہ مناظر سید حیدری صاحب سے کچھ گذارشات

✳️ سید حیدری صاحب... مناظرہ دعوی پر ہوتا ہے ، یہ طریقہ غلط ہے کہ کسی موضوع پر جس کا جو دل چاہے بحث شروع کردے۔

✳️ آپ نے خود علی معاویہ بھائی کو حق دیا کہ دعوی پیش کرے۔ انہوں نے موضوع "خلافت" پر ہی سادہ الفاظ میں اپنا دعوی ایک جملے میں پیش بھی کیا، لیکن آپ صرف موضوع پر بحث کرنے پر مصر رہے، بلکہ آپ نے بارہ اماموں کو ناموں کے ساتھ ثابت کرنے کا دعوی تک کردیا۔

✳️ آپ کو پورا پورا موقعہ بھی دیا گیا کہ اپنے دعوی پر ہی مناظرہ کرتے ہوئے خود کو حق پر ثابت کریں۔ لیکن آپ کے کمزور دلائل کیونکہ وہ آپ کے دعوی سے تعلق نہیں رکھتے تھے، تاریخی واقعات پر روایات، غیرمعروف سنی علماء کے اقوال اور تقیہ باز شیعہ مصنفین کی کتب سے حوالاجات اتنے کمزور تھے کہ آپ خود ان کا دفاع نہ کر سکے۔

✳️ آپ اپنے دلائل پر الگ الگ بحث کرنے کے بجائے بار بار نئے نئے دلائل دینے کی روش جاری رکھی ، یہ طریقہ سراسر غیر علمی طریقہ ہے۔

🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶

🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶🔶

✳️ آخر میں علی معاویہ بھائی نے واضح طور فرمایا کہ ینابیع المودہ اور فرائد السمطین اہل سنت کی معتبر کتب نہیں ہیں اور ان کتب کے مصنفین تقیہ باز شیعہ تھے۔

✳️ حیدری صاحب نے آخری کلپس میں دوبارہ وہی باتیں دھرائیں کہ وہ "خلافت اور امامت" کے موضوع پر مناظرہ کرنا چاہتے تھے ، لیکن اس موضوع پر کوئی گفتگو نہ کی جاسکی۔
✅ اور اس طرح مناظرہ ایک ہی دن ایک ہی نشست میں منطقی انجام تک پہنچ گیا۔

(تحریر و تحقیق:ممتاز قریشی)